REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ○

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۲
شمارہ ۱۷

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۳ھ — ۲۶ شہادت ۱۳۵۲ ہش — ۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ شہادت (اپریل) ربوہ سے آمدہ ۸ اپریل کی اطلاع ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے کچھ ناساز ہے۔ احباب کرام اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

★— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں۔

★— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب رانچی احمدیہ کانفرنس میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ چار روز تک واپسی متوقع ہے۔ آپ کے اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★— حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

★— قادیان اور اس کے مضافات میں موسمِ گرما کی شدت شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مضر اثرات سے سب کو محفوظ رکھے آمین ٭

○

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام!

چھ نئی جماعتوں کا قیام۔ ۱۲۷ افراد کا قبولِ اسلام۔ پانچ اہم جگہوں پر مساجد کی تعمیر۔ تبلیغی اور تربیتی دورے۔ پریس ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ تبلیغِ اسلام

مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

سیرالیون میں احمدیہ مشن کی داغ بیل محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ہاتھوں ۱۹۳۷ء میں پڑی۔ اس کے بعد باوجود مخالفت اور کئی قسم کے نامساعد حالات کے احمدیت برابر ترقی کرتی رہی۔ اور مخالف و موافق سب کے لئے یہ ایک نشان کی حیثیت اختیار کر گئی۔ احمدیت کے ذریعہ اس افریقن ملک کے ہزارہا افراد نے صحیح اسلامی روشنی کو حاصل کیا اور اب ایک منظم طریق پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں ڈیڑھ سو سے زائد احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کی مختلف سرکٹوں میں تقسیم کر کے ایک ایک مبلغ کو ان کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

تبلیغ کے اثرات

تبلیغی سسٹم کو بہتر بنانے کے پروگرام پر خاص زور دیا گیا۔ مبلغین کی ایک میٹنگ بلا کر امیر صاحب نے انہیں اس سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ اس وقت چھ مرکزی اور نو مقامی مبلغین اس تبلیغی پروگرام کو کامیاب بنانے میں ہمہ تن مشغول ہیں۔

ان تمام کوششوں کا بفضلہ تعالیٰ خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے۔ کئی لوگ احمدیت کے ذریعہ نورِ اسلام سے اپنے دلوں کو منور کر رہے ہیں۔ اور بہت سے غیر مسلموں پر اسلامی تعلیم کی برتری نمایاں طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریک "تحریک اشاعتِ قرآن عظیم" کے ذریعہ موصول شدہ قرآن ان تبلیغی سرگرمیوں کو کامیاب بنانے میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ یہاں کے تعلیم یافتہ اور بااثر مسلمانوں پر اس کی وجہ سے بہت اچھا اثر ہے۔ اور وہ اس کا اظہار برملا اپنی مجالس اور جلسوں وغیرہ میں کرتے رہے ہیں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲۷ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور چھ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

دَورہ جات

مکرم امیر صاحب نے ملک کی بڑی بڑی جماعتوں کے چار دَورے کئے۔ ان دَوروں میں آپ نے مندرجہ ذیل اہم جماعتوں کے حالات کا جائزہ لیا۔ بو۔ رُوکوپُر۔ مگبورکا۔ ٹوٹوکا۔ بیلے۔ لُنثر۔ بواجے بو۔ جورو۔ لینا۔ یہاں کے دوستوں کو تفصیلی ہدایات دینے کے علاوہ آپ نے وہاں بعض سرگردہ غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقات کی۔ اِن دورہ جات سے جہاں یہ فائدہ ہوا کہ امیر صاحب کو ان مقامات اور جماعتوں کے حالات کا تفصیلی علم ہو گیا۔ وہاں احباب اور جماعت کے دوسرے بہی خواہوں کے لئے بھی یہ ملاقاتیں خوشی کا باعث ہوئیں۔ پھر ان دوروں میں امیر صاحب نے بعض نئے مقامات پر اسکول اور ہسپتال کھولنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا۔ دوسرے مبلغین نے بھی اپنے اپنے حلقوں میں کئی اہم دَورے کئے۔

نُصرت جہاں اسکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَورہ کے بعد مغربی افریقہ کے ان ممالک میں احمدیت کے حق میں ایک خاص رَو چل پڑی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے دلوں کو ایک عجیب رنگ میں احمدیت کی طرف کھینچے لا رہے ہیں۔ اس دَورہ کے بعد ایک طرف تو لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف نئے ہسپتالوں اور اسکولوں کے کھلنے کی وجہ سے اشاعتِ اسلام کے کام میں بہت زیادہ سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سیرالیون کو حضور کی خاص توجہ حاصل کرنے کا شرف ملا۔ چنانچہ اب تک پانچ ڈاکٹر اور ایک گریجوایٹ استاد یہاں پہنچ کر نہایت کامیابی سے مخلوقِ خدا کی خدمت میں مصروف ہیں۔

اس اسکیم کے تحت تین ہسپتال اور ایک سیکنڈری اسکول گزشتہ سال شروع کر دیئے گئے تھے۔ چوتھا ہسپتال گزشتہ ماہ شمالی صوبہ میں میسنگبی (MASINGBI) کے مقام پر کھولا گیا ہے۔ یہاں ڈاکٹر طاہر محمود صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر کوثر تسنیم صاحبہ بے لوث خدمتِ خلق کے ذریعہ صحیح اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے مکمل کامیابی عطا فرمائے۔ پریس۔ ٹیلی ویژن۔ اور ریڈیو نے مکرم ڈاکٹر صاحب کی آمد کو نمایاں اہمیت دی۔ اور ساتھ ہی نصرت جہاں اسکیم کا بھی ذکر کیا کہ یہ ڈاکٹر اور اساتذہ امام جماعت احمدیہ کے دَورہ کے بعد ان کے وعدوں کے مطابق اہلِ افریقہ کی خدمت کے لئے آ رہے ہیں۔ اِس طرح اہلِ ملک کو ایک دفعہ پھر یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ احمدی بلا تفریق رنگ و مذہب، ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔

اِس بابرکت خدائی اسکیم کے تحت سیکنڈری سکول جو روکوپُر میں گزشتہ سال سے کام کر رہا ہے اس کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد گزشتہ ماہ امیر صاحب نے رکھا تھا اور اب اس کی عمارت نہایت سرعت کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ سنگِ بنیاد کی اس سادہ تقریب میں ممبرانِ جماعت احمدیہ کے علاوہ معززینِ علاقہ نے بھی شرکت کی۔ اور عمدہ الفاظ میں جماعت کی تعلیمی اور طبّی خدمات کو سراہا۔

——— (باقی)

درویش فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے درویش فنڈ اور نُصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں، ان سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین ٭

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے لاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ○

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۶ شہادت ۱۳۵۲ ہش

سلامتی کی راہ ـــــ ترکِ بدعات

یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو یہ نمایاں امتیاز حاصل ہے کہ اس کے افراد کی اکثریت اسلامی اصول کی پابند ہے۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام ارشادات کی تعمیل کو اپنے لئے حرزِ جان سمجھتی ہے۔ اور اپنے معاشرے میں غیر اسلامی رسوم و بدعات کو راہ نہیں دیتی۔ درحقیقت ہم یہ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام کہلا کر کوئی احمدی غیر اسلامی رسوم و روایات کا غلام بن سکتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ امکان چاہے شاذ کے طور پر ہی ہو، موجود ہے کہ اپنے ماحول سے متأثر ہو کر کوئی احمدی اس قسم کا طریق اختیار کرے جو اسلام و احمدیت کی روایات کے منافی ہو۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اپنی جماعت کو اُسوۂ رسولؐ کی پیروی کے لئے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اور بدعات و رسوم کی پیروی کے عواقب سے جماعت کو متنبّہ کیا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی کتب اور تقاریر اور ملفوظات میں جا بجا غیر شرعی رسوم کی نشاندہی کے ساتھ اپنی جماعت کو ان رسوم سے مجتنب رہنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ جماعت جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی علمبردار ہے۔ اور جسے ساری دنیا کی مخالفانہ قوتوں کا کامیاب مقابلہ کر کے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو پھر سے افقِ تا افق بلند کرنا ہے اور قرونِ اولیٰ کے روٹھے ہوئے شاندار ماضی کو اپنے اعمال و کردار اور بے لوث و بے مثال قربانیوں کے ذریعہ سے منا کر واپس لانا ہے۔ اسے ہر روز طلوعِ آفتاب کے ساتھ ہی یہ امر ذہن نشین کرنا ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے کتنا عظیم الشان کام اس کے سپرد کیا ہے۔ اور اس کام کی کما حقہٗ تکمیل کے لئے کتنے صبر و ضبط اور کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ کوئی مقصد جتنا بڑا اور عظیم ہوگا اتنی ہی بڑی قربانیوں کا متقاضی ہوگا۔ اور کوئی قربانی اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک انسان اپنے جذبات کو پُوری طرح اپنے مقصد قربانی کے تابع نہ کرلے۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں کہ عامۃ المسلمین اسوۂ رسولؐ کی پیروی کی راہ سے ہٹ کر اور بے شمار بدعات و رسوم کو اپنا کر قریباً خودکشی کی راہ پر گامزن ہیں۔ راقم الحروف نے خود ایک بڑے شہر میں ایک عظیم الشان جلوس کو دیکھا جس کے آگے آگے ایک سجے ہوئے گھوڑے پر چار پانچ سالہ لڑکا سوار تھا۔ بینڈ باجے بجتے جا رہے تھے۔ ایک خاصہ بڑا انبوہ پیچھے تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آج اس بچے کی "بسم اللہ" ہے۔ ڈوموں، میراثیوں اور بینڈ باجوں کے جلو میں جانے والی اس "بسم اللہ" کی رسم کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کونسا مشکل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ سے انحراف کر کے رسوم و بدعات پر عمل کرنے والی امتِ مرحومہ اپنی والنّاس تک یوں پہنچی کہ سب کچھ ستیاناس کر کے رکھ دیا۔ کاش! امتِ مرحومہ کے گم کردہ راہ افراد اِن رسوم و تکلفات کو چھوڑ کر سلامتی کی اسی راہ کو اپنالیں جو رسول اللہ صلعم نے بتائی تھی۔ اور جس میں سادگی اور سلامتی تھی ـــــ !!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفائے عظام نے اپنے اپنے زمانہ میں اُسوۂ رسول کی پیروی و تقلید پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان غیر اسلامی رسوم و بدعات کے خلاف جہاد کا باقاعدہ اعلان فرما دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحیدِ خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں۔ اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کردیں۔ ...... توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔"

آپ نے بڑے ہی پُر زور الفاظ میں فرمایا:-

"مَیں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد اِن چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پروا نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی!"

سیدنا حضور انور کا یہ ارشادِ گرامی کسی توضیح کا محتاج نہیں۔ اور یہ ہمارے پیارے امام کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں احکام خداوندی اور اُسوۂ رسولؐ کی پیروی کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یہ امر تو کسی سے مخفی نہیں ہے کہ عامۃ المسلمین نے اسوۂ رسول سے سرتابی کر کے کس قدر نقصان اٹھایا ہے۔ ہماری جماعت جو اپنے عمل و کردار سے اسلام کے لئے دنیا میں ایک عظیم الشان مقام حاصل کرنے کے لئے جان توڑ کوشش کر رہی ہے اور اپنے جان سے عزیز مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے قرونِ اُولیٰ کی یاد تازہ کر رہی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ راہِ راست سے بھٹکنے نہ پائے اور تکمیلِ اشاعتِ اسلام کے مقصد کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے اِن قبیح اور بد رسوم سے یوں اجتناب کرے کہ ہر دیکھنے والا شہادت دے سکے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد اسوۂ رسول پر قائم ہیں۔

بدر کی اسی اشاعت میں ہم ایک مضمون الفضل سے نقل کر رہے ہیں جس میں ان بدعات و رسوم کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی شریعتِ اسلامیہ میں تو کوئی سند نہیں ملتی۔ البتہ لوگ جھوٹے وقار اور ناک اونچی رکھنے کی خاطر ان پر عمل پیرا رہ کر نہ صرف ذاتی نقصان کرتے ہیں بلکہ قومی نقصان کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ چیز ایک انفرادی فعل نہیں ہے بلکہ ایک متعدی بیماری ہے جس کے جراثیم ایک گھر سے نکل کر ہمسایوں اور محلہ داروں اور بستی والوں کو چمٹ جاتے ہیں۔ اور ناک اونچی رکھنے کا مرض اتنا عام ہو جاتا ہے کہ بالآخر ناک کے کٹ جانے پر منتج ہوتا ہے۔ آج جو سارا عالمِ اسلام نکٹا سا نظر آرہا ہے اس کے بے شک اور بھی بہت سے وجوہ ہیں۔ مگر سرِ فہرست بدعات و رسوم کی پیروی ہی ہے۔ اور اس حقیقتِ ثابتہ سے کون انکار کرسکتا ہے کہ قوم کی وہ دولت جو کسی قومی بیت المال میں جمع ہو کر وسیع اسلامی برادری کے معاشی مسائل حل کرسکتی تھی وہ یا تو بے دین بھانڈوں اور ڈوموں کی جیبوں میں چلی گئی یا نہایت عاقبت نا اندیشانہ طور پر اسراف کی نذر ہوگئی۔ اور اگر آج بیٹھ کر حساب لگایا جائے تو کھربوں کھرب روپیہ جو اشاعت و تبلیغِ اسلام کے لئے خرچ ہو کر لاکھوں گمراہوں کی ہدایت کا موجب بن سکتا تھا وہ جھوٹے وقار پر مسرفانہ طور پر خرچ کیا گیا۔ اور آج یہ عبرتناک نتائج ہمارے سامنے ہیں کہ

ـــــ وہ دولت بھی ضائع چلی گئی ـــ اور
ـــــ جن ناکوں کو بچانے کی کوشش کی گئی تھی وہ ناکیں بھی کٹ گئیں۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قول و عمل سے سادگی اور سلامتی کی جو راہ دکھائی تھی اور اسلام کی عظمت کو ہی ناک کی بلندی کا مترادف قرار دیا تھا، اس راہ سے انحراف کر کے اہلِ اسلام پستی میں گر گئے اور یقیناً

ـــــ وہ ناکیں کٹ جانے کے قابل ہی تھیں
ـــــ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناک سے اُونچی سمجھی گئیں ـــ !!

ف۔ ا۔ گ

جب تک عمل نہیں ہے، دلِ پاک و صاف سے ✽ کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے
(المسیح الموعودؑ)

خطبہ جمعہ

غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت کے خداداد قویٰ کی پوری طرح نشوونما ہو

ربوہ کے مکینوں کی صحت کو اچھا رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ یہاں دیکھنے والے کو باغات زیادہ اور آبادی کم نظر آئے

ربوہ غلبۂ اسلام کی مہم کا مرکزی نقطہ ہے اور اس سے پختہ تعلق کے اظہار اور خلیفۂ وقت کی باتوں کو سننے کیلئے یہاں بڑی کثرت سے آنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

گذشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہفتہ کے دن شام کو عصر کی نماز کے بعد ربوہ میں کام کرنے والے پیشہ ور اطباء اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر وغیرہ مجھے ملیں۔ اندازہ سے زیادہ ان اطباء کی تعداد تھی اور جو کام اس دن ان کے سپرد کیا گیا تھا وہ تو انہوں نے تندہی سے کیا۔ مَیں نے اُن سے کہا تھا کہ وہ سارے ربوہ کا جائزہ لیں کہ ربوہ میں کتنے دوست مریض ہیں اور کس قسم کے مرض میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ اس

ابتدائی رپورٹ

کے لئے وہ مختلف وفود کی شکل میں کام کرتے رہے۔ ممکن ہے بعض گھر رہ گئے ہوں۔ لیکن انہوں نے حتی المقدور کوشش کی کہ ہر گھر پر پہنچیں اور مطلوبہ معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ میرے پاس اُن کی جو رپورٹ آئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان دنوں ربوہ میں ۱۶۳۲ مریض تھے جن میں سے ۹۰۳ انفلوئنزا کے مریض اور ۱۳۹ ملیریا کے مریض اور ۶۳ پیچش کے اور ۵۲۷ دیگر مختلف امراض میں مبتلا تھے۔ تاہم بہت سے انفلوئنزا کے مریض صحت یاب ہو چکے تھے۔ الحمدُ لِلّٰہ۔ اس رپورٹ سے جو چیز نمایاں طور پر میرے سامنے آئی اور میرے لئے پریشانی کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ ان کی رپورٹ کے مطابق بہت سے ایسے مریض ہیں اور تھے کہ جنہیں علاج نصیب نہیں ہوا۔ بعض مریض ایسے تھے کہ جن کے پاس ڈاکٹر بوجہ دُور ہونے کے جا نہیں سکے۔ اور اُن کے خیال کے مطابق (گو یہ ماننے والی بات نہیں لیکن بہرحال ان کی رپورٹ ہے کہ) بعض مریض ایسے بھی تھے کہ جو اپنی غربت کی وجہ سے علاج نہیں کروا سکے۔

ہم نے محلہ وار صدر صاحبان اور ان کی مجالس عاملہ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ایک صدر عمومی ہیں۔ یہ اُن کے فرائض میں سے ہے کہ وہ محلہ کے رہنے والوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں اور

ایک بڑی ضرورت

(احساس کے لحاظ سے مَیں سمجھتا ہوں سب سے بڑی ضرورت) یہ ہے کہ کسی گھر میں اگر کوئی بیمار ہے تو اس کا علاج تسلی بخش طور پر ہونا چاہیئے۔ خصوصاً ہمارے ربوہ کے وہ محلے جو ربوہ کی مشرقی سرحدوں پر ہیں۔ ان کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اپنا علاج نہیں کروا سکتے۔ مثلاً الف محلہ جو پہاڑیوں کے دامن میں ہے اور دارالعلوم میں تو ہمارے غریبانہ معیار کے مطابق اکثر کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ تاہم الف محلہ کچھ غریب محلہ ہے۔ مَیں نے مجلس صحت کے کام کے معائنہ کے لئے بھی ان محلوں کو دیکھا ہے۔ الف محلہ میں پانی کھارا ہے۔ جو صحت کے لئے اچھا نہیں۔ جس دن مَیں نے معائنہ کیا اُسی دن ہنسی ہنسی میں اور مسکراتے ہوئے مَیں نے ان کے دِل کو مضبوط کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے لئے پانی کا جلد انتظام ہونا چاہیئے۔

وہیں باتوں باتوں میں دو چیزیں میرے ذہن میں آئیں۔ ایک کا تو مَیں نے وہاں اظہار کیا تھا کہ جو ساتھ کی پہاڑیاں ہیں ان میں بعض ایسی پہاڑیاں بھی ہیں جہاں بارش کا پانی اکٹھا ہو کر جب نیچے بہتا ہے تو بعض دفعہ نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ مَیں نے کہا تھا ایسی جگہ کا سروے کر کے مجھے بتاؤ تاکہ وہاں بند باندھ دیا جائے۔ جس میں بارش کا پانی اکٹھا ہو جائے گا۔ اِس بند کی وجہ سے پانی نیچے جذب ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں اس محلہ کے نلکوں کا پانی اچھا ہو جائے گا۔ دوسرے جو پانی اکٹھا ہو کر بہتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ اس سے ایک حد تک حفاظت بھی ہو جائے گی۔ اور پھر وہاں جو کھلی جگہیں ہیں وہاں درخت وغیرہ بھی کوئی نہیں۔ کئی لوگوں نے اپنے گھروں میں تو درخت لگا رکھے ہیں لیکن باہر سڑکوں اور کھلی جگہوں پر درخت نہیں ہیں حالانکہ درخت صحت کے لئے ضروری ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے درخت لگانے پر اس وقت زور دیا تھا جب کہ ابھی سائنس نے

ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس

کی دریافت نہیں کی تھی۔ درخت آکسیجن گیس جو ہماری ضرورت کی چیز ہے اس کو دن کے وقت باہر نکالتا ہے۔ اور جو ہماری ضرورت کی چیز نہیں یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ اس کو وہ حاصل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ صحت قائم رکھنے کے لئے بہت سارے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے درختوں کے سپرد کئے ہوئے ہیں مثلاً یوکلپٹس کا درخت ہے۔ ملیریا کو دُور کرنے کیلئے میرے اندازے کے مطابق یہ اس سے زیادہ کام کرتا ہے جتنا ہماری حکومت کا محکمہ انسداد ملیریا کام کرتا رہا ہے۔ یہ مچھر مارتا ہے اور اس کے جو پتے ہیں ان سے تیل نکالتے ہیں جو نزلے اور انفلوئنزا کی بیماریوں کے علاج کے لئے مختلف شکلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی کی شکل میں بھی اور ایلوپیتھی کی شکل میں بھی۔ طب یونانی کے متعلق تو مجھے علم نہیں کہ وہ اس کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔ میرا خیال ہے وہ بھی اب اس کا استعمال کرنے لگ گئے ہوں گے۔

غرض یہ بڑا مفید درخت ہے۔ اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کلر یعنی شور (جو ربوہ میں پہلے زیادہ تھا اور اب بھی کہیں کہیں نظر آیا کرتا ہے) اس کی غذا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ نے اس کو یہ عقل دی ہے اور اسے یہ الہام کیا ہے کہ اگر نچلی زمین سخت ہو اور اس کی جڑیں نیچے زمین میں نہ جاسکیں تو اس کو کہا ہے کہ اپنی صحت مند زندگی کے لئے اپنی جڑوں کو سطحِ زمین کے اُوپر پھیلا دو۔ حالانکہ عام درخت ایسا نہیں کرتے۔ اور اسی لئے بعض لوگوں نے ایک عام اصول بنایا ہوا ہے کہ درخت جتنا بلند ہوگا اتنی ہی اس کی جڑ نیچے زمین میں جاتی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے۔ لیکن اگر یوکلپٹس کو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو یہ ربوہ میں نہ لگ سکتا۔ مَیں نے کالج میں شروع میں کئی قسم کے درخت لگوائے تھے اکثر مر گئے جو اُن میں سے بچے ان میں اکثر

یوکلپٹس کے پودے

تھے۔ مَیں نے پھر ایک وقت میں مشاہدہ کیا کہ یہ درخت جڑیں گہرائی میں لے جانے کی بجائے سطحِ زمین پر جڑیں پھیلا دیتا ہے۔ اور ہمارا یہ بھی مشاہدہ تھا کہ اس علاقے میں خصوصاً اور ربوہ میں عموماً ہماری زمین میں ۲-۳ فٹ کے بعد ایک تہ آتی ہے جو بڑی سخت ہوتی ہے اور بعض جگہ وہ دو فٹ کی اور بعض جگہ چار فٹ کی ہے پھر دس بارہ فٹ کے بعد ایک اور تہ آتی ہے اور وہ بھی بڑی سخت ہوتی ہے۔ اکثر درخت جنہوں نے درخت لگائے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے مشاہدہ کی توفیق اور طاقت بخشی ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ چنگا بھلا درخت تھا صبح کو اُٹھے تو وہ مرجھایا ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب تک اس کی جڑیں نیچے جا کر اپنی غذا لیتی ہیں اور اس کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا اسے طبعی نشوونما ملتی رہتی ہے اور جس وقت رات کے کسی حصہ میں اس کی جڑوں نے سخت زمین کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن داخل نہ ہو سکیں تو جس طرح انسانوں کا ہارٹ فیل (HEART FAIL) ہو جاتا ہے درختوں کا بھی فیل ہو جاتا ہے یعنی گو اس کا دِل انسان کی طرح تو نہیں ہوتا لیکن اسے ایک ایسا صدمہ پہنچتا ہے کہ اس کی صدمہ کو برداشت نہیں کر سکتی اور درخت مر جاتا ہے۔ مَیں نے خود یہ مشاہدہ کیا ہے۔ ایک درخت رات کو ٹھیک تھا صبح دیکھا تو مرا ہوا تھا۔

پس یوکلپٹس ایسے درختوں میں سے نہیں۔ وہ اس صدمہ کو سہہ بھی لیتا ہے۔ اور پھر اس کی جڑیں اگر نیچے زمین سخت ہو تو اُوپر پھیلنے لگ جاتی ہیں۔ مَیں نے شروع شروع میں کالج میں درخت لگوائے ایک درخت دوسرے تیسرے سال میں کوئی ۲۰-۲۵ فٹ بڑا ہوا تو پاس ہی ایک جگہ خالی پڑی تھی مجھے خیال آیا کہ وہاں درخت لگوا دوں، وہاں درخت لگوانے کے لئے گڑھا کھدوایا تو یوکلپٹس کی جڑیں وہاں تک پہنچی ہوئی تھیں کیونکہ وہ جگہ ۲۵ فٹ کے اسی دائرہ کے اندر تھی۔ جس میں یوکلپٹس بھی لگا ہوا تھا۔ یہ شور اور کلر کو کھاتا ہے۔

مَیں نے خود دیکھا ہے

کہ بعض دفعہ اس کے پتوں کو ہاتھ لگا کر دیکھیں تو شور کے باریک باریک ذرے پتوں کے اُوپر جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ شور کھاتا ہے۔ کچھ ہضم کر لیتا ہے اور کچھ باہر نکال دیتا ہے۔ جو باہر پتوں پر باریک باریک ذروں کی شکل میں جم جاتا ہے۔ پس کلر ایک لحاظ سے یوکلپٹس کی غذا بھی ہے۔ اور یہ اسے دُور بھی کرتا ہے۔ اس لئے ربوہ میں جو خراب زمین ہے اس میں یوکلپٹس کا درخت بڑا مفید ثابت ہوتا ہے بہاولپور کی طرف ایک بہت بڑا علاقہ تھا

جہاں کوئی درخت نہیں اُگتا تھا۔ دس پندرہ سال پہلے کی بات ہے اس وقت کی حکومت نے مشورہ کے لئے آسٹریلیا سے ماہرین منگوائے اور لاکھوں روپیہ اُن پر خرچ کیا۔ وہ یہاں چھ مہینے یا سال رہے اور بیس لاکھ روپیہ خرچ کر دیا۔ اور دو سطروں میں اپنی رپورٹ لکھ کر چلے گئے کہ یہاں یوکلیپٹس کے سوا اور کوئی درخت نہیں لگ سکتا۔ انہی دنوں محکمۂ زراعت کے ایک بڑے افسر جو میرے واقف تھے وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو مَیں نے چونکہ یوکلیپٹس کے متعلق تجربہ کیا ہُوا تھا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ نے خواہ مخواہ آسٹریلیا والوں کو تکلیف دی مجھ سے پوچھ لیتے کیونکہ میرا یہی مشاہدہ ہے کہ جو حالات انہوں نے بتائے ان میں ایسی جگہوں پر یوکلیپٹس ہی لگ سکتا ہے اور کوئی درخت پُورا صحت مند نہیں رہ سکتا۔

پس جہاں تک الف محلے کی زمین کا تعلق ہے (بعض دوسرے محلّوں کی زمین بھی اسی قسم کی ہے) اس میں یوکلیپٹس کے درخت لگنے چاہئیں اگر اس محلّے کے مکینوں کی صحت کو ہم نے بحال رکھنا ہے اور ان کو قَوِیٌّ اَمِیْنٌ بنانے کی کوشش کرنی ہے تو پھر

ہماری یہ اجتماعی ذمّہ داری ہے

کہ ان کی صحت ایسی ہو جس کا قرآن نے بڑے حسین پیرایہ میں دو لفظوں میں ذکر فرمایا ہے کہ جس نے کام کرنا ہو اور کامیاب ہونا ہو اُسے قَوِیٌّ بھی ہونا چاہیئے اور اَمِیْنٌ بھی ہونا چاہیئے۔

پس اگر ہم نے یہ امید رکھنی ہو کہ ہر احمدی اس عظیم ذمہ داری کو اٹھانے اور نباہنے کے قابل ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی خاطر اس کے کندھوں پر ڈالی ہے تو یہ امید تبھی پوری ہو سکتی ہے کہ جب جماعت اجتماعی رنگ میں اور ہر احمدی کو انفرادی طور پر جتنی اللہ تعالیٰ نے طاقت اور قوت بخشی ہے اس کے مطابق اس کی انتہائی نشوونما ہو۔ اس وقت انسان پر انتہائی بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا کوئی کھیل تو نہیں۔ ساری دنیا میں کسی مذہب کو غالب کرنا یہ صرف مسلمان پر فرض ہوا کیونکہ پہلے مذاہب تو ساری دنیا کے لئے تھے ہی نہیں چھوٹے چھوٹے شہروں کے لئے پھر علاقوں کے لئے اور پھر ملکوں کے لئے انبیاء آئے۔ جیسے جیسے حالات بدلتے رہے اللہ تعالیٰ کی حکمت نے جو تقاضا کیا وہ اُسے پُورا کرتے رہے۔ لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ اسلام سے پہلے کوئی ایسی جماعت یا گروہ یا قوم نہیں گذری کہ جس کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ مذہب کو ساری دنیا میں پھیلائے اور غالب کرے۔ یہ ذمہ داری اُمّتِ مسلمہ پر پہلی اور آخری دفعہ ڈالی گئی اور اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جو بنی نوعِ انسان کو بلند تر رفعتوں تک لے گئے۔ پس ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کریں۔ جس قوم کی اتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اس کے افراد کیا چھوٹے کیا بڑے کیا مرد اور کیا عورتیں صحت کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھے ہونے چاہئیں۔

پس اس محلّے کے متعلق ایک تو مَیں نے یہ ہدایت کی ہے کہ وہاں تالاب بنیں گے۔ اس کو اور اس طرح کے دوسرے کاموں کو ہم سب نے مل کر کرنا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جماعت ہمارے لئے فلاں چیز بنا دے۔ یہ بات غلط ہے۔ ہمیں ہم نے اپاہج تو نہیں بنانا ہے۔ اسی طرح جماعتی تنظیم کی طرف سے اگر کہہ دیا جائے کہ ہر محلّہ خود کام کرے ہمیں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے تو یہ بات بھی غلط ہے۔ کیونکہ جب مَیں نے یہ کہا تھا کہ مَیں اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں تو اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ

ہم سب کی اجتماعی ذمّہ داری ہے

پس جو بات مَیں نے الف محلّے کے دوستوں سے نہیں کہی تھی وہ اب مَیں سمجھتا ہوں کہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مَیں نے سوچا تھا کہ اب پانی نکالنے والے بڑے اچھے پمپ پاکستان میں بھی بننے لگ گئے ہیں۔ بیکو نے مونو بلاک کی شکل میں بڑے اچھے پمپ بنائے ہیں۔ جو اچھی خاصی مقدار میں پانی باہر نکالتے ہیں۔ ابھی پیچھے ہمارے بچوں کو زمین کیلئے پمپ کی ضرورت تھی۔ انہوں نے سات انچ سکشن اور چھ انچ ڈلیوری والا پمپ ۲۵۰۰ روپے میں خریدا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم مشورہ کریں گے اور جائزہ لیں گے۔ اگر دو سکشن اور دو ڈلیوری کا مونو بلاک بنتا ہو تو یہ بڑا EFFICIENT (ایفی شینٹ) ہونا ہے۔ یہ گیارہ سو روپے میں آجائے گا۔ میرے ذہن میں یہ تھا کہ جب وہاں پانی کے لئے کافی مقدار میں انتظام ہو جائے اور سارے محلّے کو سرسبز بنانے کے لئے جتنی محنت وہ محلّہ کر سکتا ہے وہ تو اُن سے لی جائے۔ جتنی محنت دوسرے بھائی وہاں پہنچ کر وقارِ عمل کے ذریعہ کر سکتے ہیں وہ کریں۔ تالاب بن جائے پانی کو محفوظ کر لیں۔ پانی کی زیادتی ہو جائے تو نلکوں کے پانی میٹھے ہو جائیں گے۔ اور پھر اگر چہ وہ غریب محلّہ ہے لیکن وہاں کے دوست اپنے حالات کے مطابق پانی کے پمپ کے لئے پچاس روپے جمع کر سکتے ہوں تو پچاس روپے اُن کو ضرور دینے چاہئیں۔ اور اس میں سے جتنا باقی رہ جائے گا وہ پھر جماعت کا کام ہے۔ اس کا ہم انتظام کریں گے وہاں تو ایک پمپ کی ضرورت ہے۔ اور اسی طرح ابھی تک جو میرے علم میں بات آئی ہے (بعض جگہوں پر تو مَیں ابھی نہیں جا سکا) ہمارا دارالعلوم اور کالج اور ربوہ کے درمیان جو محلّہ ہے وہ بڑا آباد ہو گیا ہے۔ وہاں بھی نلکوں کا پانی ہے۔ لیکن کہیں اچھا اور کہیں خراب ہے اگر اچھا پانی مل جائے تو ایک پمپ وہاں بھی لگانا پڑے گا۔ کیونکہ وہاں پر کافی کھلی جگہ موجود ہے۔ اور اس محلّہ کو بھی سرسبز بنا دیا جائے اگر صحتیں اچھی رکھنی ہیں تو ہمیں ہر محلّے کو ایسا بنا دینا چاہیئے کہ دوسرے لوگ یہ کہیں کہ باغ زیادہ ہے اور آبادی کم ہے۔ (درختوں کے اندر مکانات چھپ جاتے ہیں۔) تاکہ ہماری اور ہمارے بچوں کی صحت ٹھیک رہے۔

جہاں تک الف محلّہ کا تعلق ہے بہت سارے دوست دُوری کی وجہ سے ہسپتال پہنچ ہی نہیں سکتے۔ کئی ایسے خاندان ہیں جن کے مرد باہر کما رہے ہیں صرف ان کے بیوی بچے یہاں ہیں ایسے حالات ہو سکتے ہیں۔ یہ محلّہ کے پریذیڈنٹ کا فرض تھا کہ یا خود انتظام کرتا یا ہمیں بتاتا اور ہم انتظام کرتے۔ بہرحال اس کا انتظام ہونا چاہیئے اس کے لئے محلّے کی مجلسِ عاملہ سر جوڑے اور سوچے کہ کیوں کوئی ایک خاندان بھی ایسا رہا ہے جس کے بیمار افراد کا علاج نہیں ہو سکا۔ اور یہ ایک بڑی غلط بات ہے کہ دوست باہم مشورہ نہیں کرتے

مشورہ کرنا فرض ہے

مشورہ لینے کے بعد فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے اسلام نے دنیا کے طریقوں سے ایک بہتر طریقہ بتایا ہے۔ لیکن مشورہ کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس لئے الف محلّے کی مجلس عاملہ کو چاہیئے کہ سارے محلہ کو اور سارے محلہ میں جتنی مسجدیں ہیں (بڑا پھیلا ہُوا محلّہ ہے میرے خیال میں کم از کم وہاں تین مسجدیں ہیں) ہر مسجد میں قریب کے دوستوں کو بُلا کر پوچھیں کیوں تمہارا علاج نہیں ہو سکا۔ کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اور پھر وہ اپنی رپورٹ سارے ربوہ کی جو مجلسِ عاملہ ہے جس کا صدر صدرِ عمومی کہلاتا ہے اس مجلس میں وہ پیش ہو، پھر وہ سوچیں، پھر اسی طرح دوسرے محلوں کا جائزہ لیں۔ جانتے بوجھتے ہوئے بعض خاندانوں میں کسی مریض کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ صدر عمومی کی مجموعی رپورٹ آنے پر پھر ہم خود بھی غور کریں گے یا ہم کسی ڈاکٹر کی ڈیوٹی لگائیں گے کہ وہ ہر روز یا ضرورت کے مطابق دوسرے دن یا ہفتہ میں دو بار یا ہفتہ میں ایک بار مقررہ وقت پر مریض کو دیکھنے کے لئے جایا کرے۔ اور ان سے ملے اور ان کا علاج کیا کرے۔

آج ہمارے ملک میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہر مریض کو میسّر آہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ملک کی آبادی زیادہ ہے اور ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس مسئلے کو ہمارا ملک کس طرح حل کریگا یہ تو وہ جانیں جنہیں اس وقت سیاسی اقتدار حاصل ہے۔ لیکن ہمیں اپنا تو کوئی نہ کوئی طریق معلوم کرنا ہی چاہیئے۔ چین میں ہمارے ملک کی نسبت یہ مسئلہ زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ ستر کروڑ کی آبادی اور ایم بی بی ایس معیار کا ڈاکٹر اس سے بھی تھوڑی تعداد میں تھا جتنا اس وقت پاکستان میں ہے۔ اس واسطے انہوں نے اپنے لئے ایک طریق ایجاد کیا۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ اس کی نقل کرنی چاہیئے۔ مَیں یہ کہتا ہوں کہ تم عملی قدم اٹھاؤ۔ اور جو تمہارا مسئلہ ہے اپنے حالات کے مطابق اس کو حل کرو۔ اس کو

اسلام کی اصطلاح میں

عملِ صالح کہتے ہیں۔ یعنی ایسا نیک کام جو حالات کے مطابق اور ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یعنی چینیوں نے شروع میں یہ کہا (ابھی تک اُن کا یہ منصوبہ چل رہا ہے) کہ دسویں بلکہ آٹھویں پاس ذہین طالب علموں کو تین مہینے کا کورس یا چھ مہینے کا کورس پڑھا کر ایک قسم کا ڈاکٹر بنا دیا اور پھر انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کیا کہ ایک علاقہ منتخب کیا اور وہاں ماہرین دس دس پندرہ پندرہ دن کے لئے بھیجے اور کہا پتہ کرو بیماریاں یہاں کیا ہیں؟

انہوں نے رپورٹ کی مثلاً ملیریا ہے یا پیچش ہے اور نزلہ کھانسی۔ یہی چار پانچ بیماریاں ہیں جو عام طور پر ہوتی ہیں۔ یعنی بیماریوں کا نوّے فی صد ان بیماریوں پر مشتمل ہے۔ دس فی صد یا اس سے بھی کم اَور قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے آٹھویں یا دسویں جماعت میں طالب علموں کو چار پانچ بیماریوں کے متعلق پورا علم سکھا دیا۔ بلکہ ان کو زبانی طور پر رٹا دیا کہ اگر کسی کو ملیریا یا بخار ہو اور اس کی یہ یہ علامتیں ہیں تو یہ یہ علاج کرنا ہے اور انفلوئنزا کی یہ علامتیں ہوتی ہیں اس میں یہ علاج کرنا ہے۔ یا اگر کسی کو پیچش ہو تو اس میں یہ دیکھنا ہے خونی پیچش ہے یا بادی ہے۔ قبض والی ہے یا بدہضمی کی وجہ سے پیچش آرہی ہے۔ اس کے مطابق علاج کرنا ہے۔ چنانچہ ان بیماریوں کے متعلق پندرہ بیس نسخے سکھا کر ان کو مختلف جگہوں پر لگا دیا۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ جب کسی مریض کی بیماری کی تشخیص میں اُلجھن ہو تو ہمیں اطلاع دو ہم اس کو کسی ہسپتال لے جائیں گے۔

غرض یہ وہ طریق تھا جس کو اختیار کر کے انہوں نے بیماریوں پر قابو پا لیا۔ ہم نے ان کی نقل نہیں کرنی۔ ہم نے اپنے حالات کے مطابق اس سلسلہ میں ایک اور عملِ صالح بجا لانا ہے۔ اور وہ اس طرح ہوگا کہ آپ باہمی طور پر

ایک دوسرے سے مشورہ کریں

کچھ ڈاکٹروں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں کچھ بیماریوں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں۔ کچھ دواؤں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں۔ ان کو ذہن سے نکالنا پڑے گا۔ اور ہر احمدی کی صحت کو حتی المقدور (یعنی جتنی خدا نے ہمیں طاقت دی ہے اور سامان دیئے ہیں) بہترین رکھنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے وہ ذمہ داری نباہنی ہے جو سخت ترین ہے اور ان پر ہاں ہاں صرف ان پر ڈالی گئی ہے۔ تو پھر ہمیں اپنے حالات کے مطابق سوچنا اور عملی قدم اٹھانا پڑے گا۔ چین کے حالات ہمارے حالات سے مختلف ہیں۔ اس واسطے ہم چین کی نقل نہیں کر سکتے۔ نہ صرف ہمارے حالات ان سے مختلف ہیں بلکہ ہماری عقلیں بھی اُن سے مختلف ہیں۔ جو صحیح رنگ میں احمدی ہیں، دُنیا داروں کے مقابلہ میں ان کی فراست زیادہ ہونی چاہیئے۔ گو عام طور پر اب بھی ہے۔ لیکن جہاں کمزوری ہے اس کمزوری کو دُور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تھوڑی جگہ کمزوری ہوتی ہے۔ اور بہت جگہ نقصان پہنچاتی ہے۔ مثلاً کسی گھر کی بنیاد میں دو فٹ کمزوری آجائے تو وہ ساری دیوار خراب ہو جائے گی خواہ وہ دیوار کتنی ہی پختہ کیوں نہ ہو۔ پس کمزوری کو تھوڑا سمجھ کر یا اسے

تھوڑا دکھ کر خاموش نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ایک کمزوری ہے کہ بعض دوستوں کا پوری طرح علاج نہیں ہو پایا۔ یہ ایک کمزوری ہے کہ صحت قائم نہیں رکھی جا سکی۔ اس کے نتیجہ میں اور بہت کچھ سامنے آئیگا۔ مثلاً متوازن غذا کا مسئلہ ہے۔ غذا کے ہضم کرنے کا مسئلہ ہے اور اخلاقی صحت کے قیام کے لئے بہت کچھ کرنے کا مسئلہ ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اب بھی حل ہو رہا ہے لیکن زیادہ وسعت کے ساتھ ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جو احمدی ناتجربہ کار ہے اور ان کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے۔ اور اس وقت ناتجربہ کار احمدی سے میری مراد وہ احمدی ہے، جو احمدی کے گھرانہ میں پیدا ہوا۔ وہ ماں کے پیٹ سے کوئی تجربہ لے کر نہیں آیا۔ وہ ناتجربہ کار ہے اس کے

تجربہ حاصل کرنے کے سامان

آپ نے کرنے ہیں۔ پس ہمارے کام میں ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمارے مسائل بدل رہے ہیں۔ دس سال پہلے جو ہمارے مسائل تھے وہ اب نہیں رہے۔ اندرونی تربیت کے لحاظ سے بھی اور بیرونی تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کے لحاظ سے بھی پہلے جو ہمارے مسائل تھے وہ اب بدل چکے ہیں۔

بہرحال اس وقت تو میں ابتدائی طور پر جسمانی قویٰ کی بحالی اور ان کو کمال تک پہنچانے کا انتظام اور کمال نشو و نما پر قائم رکھنے کے انتظامات کی ایک شق کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے اس کی فراہمی کا مسئلہ فوری توجہ چاہتا ہے تاہم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ کام سردست مشکل ہے۔ لیکن ایک کام آپ کو کرنا چاہیئے۔ اور وہ آپ کر سکتے ہیں۔ وہ پانی کو ابال کر استعمال کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ پانی ابال کر پئیں تو آپ اپنے ملک کی آدھی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں پیچش کی بیماری عام ہے پیچش کے ساتھ ملتی جلتی بعض اور بیماریاں ہیں۔ یہ مہلک تو نہیں لیکن کبھی اسہال اور کبھی قبض کی شکل میں بہرحال کمزور کرنے والی بیماری ہے۔ پس اس قسم کی بیماریوں کا معدہ اور انتڑیوں سے تعلق ہے اور پھر بالواسطہ جگر کے ساتھ تعلق ہے۔ جس کا کام ہضم میں مدد کرنا ہے ان پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ اُبلا ہوا پانی پینے سے انسان ان بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ میرا تو دل کرتا ہے کہ

ثواب کی خاطر

خود مثلاً الف محلے میں پندرہ بیس دن بلکہ مہینہ تک خدا تعالیٰ مجھے طاقت دے اور کچھ رضا کار میرے ساتھ تعاون کریں تو میں دیگوں میں پانی ابال کر مختلف جگہوں پر رکھوا دوں اور یہ اُبلا ہوا پانی گھروں میں سپلائی کرواں۔ ممکن ہے بعض گھر اس طرح ابال نہ سکیں۔ بہت ساری وجوہات کی وجہ سے جن کی تفصیل میں جانے کی تو اس وقت ضرورت نہیں پس اس وقت تو دارالعلوم اور الف محلہ کے صدر صاحبان اور ان کی مجلس عاملہ اور تمام اہل محلہ کے مشورہ کے ساتھ زیادہ تفصیلی رپورٹ مع مشورہ جات کہ اس تکلیف کا ازالہ کس طرح کیا جا سکتا ہے اس مشورہ کے ساتھ ربوہ کی مجلس عاملہ کو پیش کریں اور پھر وہ ہمارے پاس بھجوائے۔ مجلس صحت کے کنوینر الف محلہ اور دارالعلوم کے محلہ میں ٹیوب ویل لگانے کے متعلق مقامی معلومات بہم پہنچائیں باقی رہا کہ کونسا پمپ مناسب رہے گا میں خود غور کر لوں گا۔ وہ مجھے صرف یہ بتائیں کہ ان محلوں میں کس جگہ پر پمپ لگ سکتا ہے

خالی پمپ تو کافی نہیں پمپ نے نیچے سے پانی اٹھانا ہے پانی جہاں ہوگا وہاں سے اٹھائے گا۔ جہاں نہیں ہوگا وہاں سے نہیں اٹھائے گا۔ اسی طرح الف محلہ میں میں چاہتا ہوں کہ اگر محلے والے ہمت کریں تو ہم جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے دو جگہ پمپ لگا سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں۔ پھر فروری میں انشاء اللہ وہاں درخت بڑی کثرت سے لگا کر اس کی شکل بدل دیں گے۔

سردست جہاں تک اُبلے ہوئے پانی کا تعلق ہے یہ تو کسی تنظیم کا کام نہیں۔ یہ تو ہر فرد کا کام ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے میرے بھائی یا بہن تو پانی اُبال کر پی۔ اس شکل میں جس میں پانی ہوتا ہے یا اس شکل میں جس طرح میں پیتا ہوں۔ یعنی سبز چائے کی دو چار پتیاں بیچ میں ڈال دیں جس سے پانی کا مزہ بدل جائے۔ پس جن دوستوں کو

اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے

وہ سبز چائے کے ساتھ ایک دو الائچی بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اصل چیز اُبلا ہوا پانی ہے۔ بالکل ہلکی سی پتی ڈال دینے سے ہلکا سا انگوری یا موتیا سا رنگ آجاتا ہے۔ سبز پتی کے بھی مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ بہرحال ہلکا سا سبز رنگ آجانا چاہیئے۔ اور اس سے پانی کا پھیکا پن دور ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو اس میں شاید کسیلا پن لگے۔ کوئی بات نہیں دنیا بری عادتیں پیدا کر لیتی ہے تو آپ نیک عادتیں کیوں پیدا نہ کریں۔ ہر بھلائی کی عادت نیک عادت ہے خواہ وہ آپ کی جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہو یا اخلاقی اور روحانی قوتوں کو قائم رکھنے کے لئے ہو۔ بہرحال اس عادت کو پیدا کریں۔ اور اس طرح اُبلا ہوا پانی پینے سے ربوہ کی بہت ساری بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ مثلاً گرمیوں کی بعض بیماریوں کے کیڑے ربوہ کے پانی میں پائے جاتے ہیں۔ یہ تو پانی کے ٹیسٹ میں پائے گئے ہیں۔ بعض کیڑے ایسے ہیں جو جگر کے اوپر حملہ کرتے ہیں یعنی بالواسطہ جگر کو متاثر کرتے ہیں۔ بہرحال معدہ اور انتڑیاں ٹھیک ہوں، کھانا ہضم ہو رہا ہو۔ آپ ورزش کر رہے ہوں تو

آپ کی صحت ٹھیک رہیگی

صحت بہرحال اچھی ہونی چاہیئے کیونکہ ذمہ داری بڑی ہے۔ اور آپ کو مشغول بھی رکھنا چاہیئے تاکہ شیطان کسی دروازے سے آپ کے خیالات کو پراگندہ نہ کرے۔ اس کے متعلق بعد میں انشاء اللہ کسی وقت باتیں ہوں گی۔ اس وقت تو الف محلہ اور دارالعلوم زیادہ توجہ طلب ہیں کیونکہ یہیں زیادہ تر ایسے مریض تھے جن کا علاج نہیں ہو سکا۔ اگر دوسرے محلوں میں ہیں تو ان کا بھی پتہ لگنا چاہیئے ان دونوں محلوں میں پانی کا انتظام درست نہیں ہے۔ پانی کا انتظام درست ہونا چاہیئے۔ اگر یہ کام جلد ہو جائے تو کوشش ہونی چاہیئے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے چھڑکاؤ کا انتظام ہو جائے تاکہ اس وقت جو دھول اڑ رہی ہے کم از کم اس سے تو لوگ بچ جائیں۔ پھر درخت ہو جائیں گے۔ گھاس ہو جائے گی۔ "کھبل" گھاس کے لئے میں نے تجربہ کیا ہے اس کے لئے اچھی مٹی باہر سے یعنی دریا کی تعلی لانے کی ضرورت نہیں شور مٹی میں بھی بڑا اچھا ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کا خود اس نیت سے تجربہ کیا تھا کہ ربوہ میں میرے بھائیوں کو اس سے فائدہ بھی پہنچ سکے۔ بہت سارے پیسے بھی ضائع ہونے سے بچائے جا سکتے ہیں۔ پس ہمارے یہ دو محلے ایسے ہیں جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ دوسرے محلوں میں بھی اگر کوئی ایسا مریض ہے جس کا علاج نہیں ہو سکتا تو ہمیں اس کا پتہ لگنا چاہیئے۔

یہ مہینہ عام دعاؤں کے علاوہ خصوصی دعائیں کرنے کا مہینہ ہے۔ ایک خاص دعا ہوتی ہے اور ایک عام دعا ہوتی ہے۔ مثلاً عام دعائیں تو میں ہر نماز میں کرتا ہوں۔ مثلاً جماعت کی پریشانیوں کی دوری کے لئے۔ بیماروں کی صحت کیلئے۔ تنگدست دوستوں کی فراخی رزق کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں لیکن ان عام دعاؤں کے علاوہ

بعض مواقع پر خاص دعائیں

بھی کرنی پڑتی ہیں۔ دسمبر کا مہینہ آج شروع ہو رہا ہے۔ اس میں جلسہ سالانہ کے لئے خاص دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ دنیا کے عام جلسوں کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ اس عظیم جدوجہد کا ایک ضروری حصہ ہے جو آج غلبۂ اسلام کے لئے جاری ہے یعنی [illegible] ہدایت بذریعہ ان عاجز بندوں کے۔ ہمارا سالانہ جلسہ تربیت کے لئے اجتماعی [illegible] تو مضبوط کرنے کے لئے بڑی مفید چیز ہے اس کی بڑی اہمیت ہے یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو دوستوں کو ہزاروں پریشانیاں دکھ اور تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عام طور پر ہر تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے مخلصین جماعت کے اپنی آنکھوں سے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ دنیا کی کوئی عقل اسے تسلیم نہیں کرے گی میں نے اپنی آنکھوں سے بچوں کے پیار سے زیادہ

ربوہ کے پیار کا مشاہدہ

کیا ہے۔ میں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ ایک دفعہ ایک سپیشل ٹرین آ رہی تھی۔ اس کے استقبال کا انتظام دیکھنے کے لئے میں سٹیشن پر گیا تو میں نے دیکھا ہماری ایک دیہاتی بہن جس کی گود میں دو تین ماہ کا بچہ تھا جب گاڑی سٹیشن پر آئی اور اس کا خاوند دروازے کے پاس سامان وغیرہ اتارنے گیا تو اس نے ربوہ پہنچنے کی خوشی میں اپنے بچے کو خاوند کی طرف یوں پھینکا جیسے اپنے بچے کی محبت کو وہ بھول گئی ہو۔ ربوہ کی اینٹوں اور یہاں کی زمین اور پتھروں اور گنجی پہاڑیوں سے تو ہمیں پیار نہیں۔ ربوہ سے ہمیں (یہاں کے بسنے والوں کو اور باہر سے آنے والوں کو) اس لئے پیار ہے کہ یہ

ایک عظیم الٰہی جماعت کا مرکز

ہے جس کے سپرد ایک عظیم کام ہے اور عظیم دونوں لحاظ سے ہے۔ یعنی اپنے کام کے لحاظ سے بھی اور مخالفتوں کے لحاظ سے بھی۔ مخالف اسلام کی ہر طرف سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اگر اس کے ہاتھ میں ہمارا کوئی بال آتا ہے تو وہ پکڑ لے۔ کوئی ہماری چادر کا پلو پکڑ لے۔ کوئی ہمارے پاؤں کا ناخن پکڑ لے۔ غرض وہ کسی نہ کسی طرح ہماری حرکت میں کمزوری پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ چاروں طرف سے ہمارے خلاف عجیب و غریب جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ افتراء کئے جاتے ہیں مگر تم ان کی طرف نہ دیکھا کرو۔ آج کل تو اخبارات بھی جو منہ میں آتا ہے لکھ جاتے ہیں۔ ہمارے سپرد ایک کام ہے ہماری توجہ اس طرف ہونی چاہیئے اگر توجہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف ہو تو یہ ایک بڑا زبردست ذریعہ ہے دکھوں سے محفوظ رہنے کا۔ دراصل احساسِ درد قیامِ توجہ پر منحصر ہے۔ اگر اس طرف توجہ نہیں ہوگی تو درد نہیں ہوگا۔ پس اگر کوئی آدمی پوری طرح خدا کی توجہ میں محو ہو جائے تو اس کی [illegible] کاٹ دیں تو اسے درد نہیں ہوگا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک جنگ میں جس صحابی کا بازو کٹ گیا تھا اور تھوڑا سا رہ گیا تھا لڑنے کے باوجود اس نے لڑائی جاری رکھی تھی مگر نہیں، ایک تھوڑا سا [illegible]

تو درد ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ چلانے لگ جاتے ہو مگر اس صحابیؓ کی اپنے پیارے ربّ کی طرف اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتنی توجہ تھی کہ اس کو درد کا کوئی احساس نہیں ہوا بلکہ اس نے کہا یہ بازو کیوں میرے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ ذرا سا گوشت رہ گیا تھا۔ چنانچہ اس پر ایک پاؤں رکھا اور جھٹکا دے کر اسے الگ کر کے پھینک دیا۔ اگر وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جاتا تو وہ کہتا اس پر گہری بے ہوشی طاری کرنے کے بعد اس کا علاج کریں گے۔ بس

ہماری توجّہ اپنے رب کی طرف

اور اپنے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قائم رہنی چاہیئے۔ ہماری راہ کے کانٹے کیا ہیں کچھ بھی نہیں ہیں۔

پس ربوہ اس وقت ایک مرکزی نقطہ ہے اُس عالمگیر مہم کا جس کے ذریعہ اسلام نے ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ اس لئے یہاں تربیت کے لئے آپس میں ملنے کے لئے، ساری دنیا میں اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ پر جو فضل نازل کر رہا ہے۔ ان کے متعلق باتوں کو سننے کے لئے اور خلیفۂ وقت کے ساتھ پختہ تعلق کا اظہار کرنے کے لئے کثرت سے آنا چاہیئے۔ ویسے تو ہر مومن کا امام وقت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے مگر دوست یہاں آکر مل کر اور دیکھ کر پیار کے تعلق کا اظہار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ سارے دوست تو معانقہ نہیں کر سکتے نہ اتنا وقت ہوتا ہے اور نہ انسان کو اتنی طاقت دی گئی ہے کہ وہ ایک دن میں ۶۰ ہزار دوستوں سے معانقہ کرلے۔ اس کے لئے وقت بھی چاہیئے طاقت بھی چاہیئے۔ اور پھر اس غرض کے لئے دوستوں کو ایک لمبا عرصہ کھڑے رہنے کی ضرورت بھی ہے۔ بہرحال دوست دیکھ لیتے ہیں آنکھوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھ لیتے اور پیار دے دیتے ہیں۔ آخر آنکھ بھی تو ایک دوسرے کو پیار دینے اور دعا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایسے وقت تو جس طرح ایک پہاڑی چشمے سے پانی اُبل اُبل کر باہر نکل رہا ہوتا ہے اسی طرح

ہمارے دوست

جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو ہر احمدی کا دوسرے کے لئے اور جماعت کے امام کے لئے اور امام کا جماعت کے لئے پیار اور اخوت کے جذبات پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہے ہوتے ہیں۔ پس جماعت کے اس سالانہ اجتماع کے لئے ان دنوں خصوصاً بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جس غرض کے لئے یہ جلسہ قائم ہوا ہے ساری جماعت اس غرض کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے ساتھ جو برکتیں وابستہ کی ہیں ان برکتوں کو حاصل

کرے اور وہ فضل اس کو ملے اور وہ پیار اس کو ملے جس کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ توجہ سے باتوں کو سنیں اور اثر قبول کریں اپنی عادتیں چھوڑنی پڑیں تو چند دن کے لئے احباب کو دیکھ کر اور تقریروں کو سن کر چھوڑ دیں صبر کی عادت ڈالیں۔ ابھی مجھے افریقہ کے ایک ملک میں بعض متعصب عیسائی کیتھولکس کی سازش کے نتیجہ میں ہمارے بعض کلینک بند ہو گئے تھے وہاں۔ ہے دوستوں نے مجھے گھبراہٹ کے خطوط لکھے۔ بہرحال اصل ذمہ داری تو امام کی ہوتی ہے۔ دوست تو طبعاً گھبرا جاتے ہیں کہ دو مہینے ہو گئے ہیں کلینک بند پڑے ہیں ڈاکٹروں کو تنخواہ دے رہے ہیں۔ نیز نرسز کو تنخواہ دے رہے ہیں۔ حکومت کہتی ہے آج فیصلہ کریں گے کل فیصلہ کریں گے۔ میں نے کہا آرام سے بیٹھیں۔ ایک دوست تو بہت تیز تھے ان سے میں نے کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی جو تعبیر کی تھی وہ تم پڑھ لو۔ چنانچہ ان کا مجھے خط آیا کہ میں امیر صاحب سے پوچھوں گا کہ وہ کیا تعبیر تھی۔ اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ سات سال کمائیں گے اور سات سال کھائیں گے۔ میں نے کہا تم سمجھو کہ یہ وہ زمانہ ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں اس قوم پر آیا تھا کہ پہلے کمائے ہوئے سے کھانا پڑا تھا۔ خدا تعالےٰ نے تمہارے مال میں برکت دی۔ اور خدا تعالےٰ نے جو دیا ہم اسے بیٹھ کر آرام سے کھائیں گے۔ ان کی مخالفت کے مقابلہ میں

ہمارا کام صبر دکھانا ہے

وہ سمجھتے تھے کہ دو مہینے نکمے بیٹھیں گے چار مہینے نکمے بیٹھیں گے۔ جب تنخواہیں دیتے دیتے تنگ آجائیں گے تو کہیں گے کسی اور ملک میں چلے جاتے ہیں۔ میں نے کہا آرام سے بیٹھے رہو کتنی دیر تک وہ ہمیں ستاتے رہیں گے آخرکار ہمارا صبر پھل لایا۔ چند دن ہوئے خط آیا ہے کہ حکومت نے نو مہینے کے بعد کلینک کھولنے کی اجازت دے دی ہے چنانچہ میرا یہ عزم تھا کہ سوائے اس کے کہ حکومت ان کو حکماً اپنے ملک سے باہر نکال دے ڈاکٹر کو وہاں سے نہیں بلائیں گے۔ کیونکہ جب ملک چھوڑنے کا حکم مل جائے تو پھر تو کوئی شخص اس ملک میں رہ نہیں سکتا۔ میں نے دوسرے ملکوں کو اطلاع بھی دے دی تھی لیکن میں نے کہا اس سے دو سال دو سال تین سال تک بیٹھے رہو۔ اس سے مخالفین کو پتہ لگ جائے گا کہ تم میں کتنی سکت ہے۔ وہ مقابلہ کر کے دیکھ لیں گے کہ کسی چیز میں بھی اور کسی میدان میں بھی شکست کھانے کے لئے احمدی پیدا نہیں ہوا۔ چنانچہ نو مہینے کے بعد اجازت دے دی۔ اس سے ہمیں کیا فرق

فرق پڑا۔ لیکن ان کو یہ پتہ لگ گیا کہ اسلام کے ساتھ مقابلہ کوئی آسان کام نہیں ہے غرض

عیسائیوں کی سازش ناکام ہوگئی

اور ان کو سمجھ آگئی۔ انہوں نے ہمارے کلینک کے متعلق عجیب اعتراض کر دئے تھے۔ ایک یہ اعتراض تھا کہ لکڑی کی میز پر ڈاکٹر کیوں اپریشن کرتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ اپریشن ٹیبل ہونی چاہیئے۔ بندۂ خدا! اگر ڈاکٹر کے پاس اپنڈے سائیٹس کا ایک مریض درد سے تڑپتا ہوا آئے تو کیا ڈاکٹر اس کو یہ کہے گا کہ جب تک ولایت سے میری ٹیبل نہ آجائے اس وقت تک انتظار کرو۔ اس وقت تو زمین کے اوپر لٹا کر بھی اپریشن کر دینا چاہیئے کیونکہ اس کی تکلیف کو دور کرنا دراصل اس کی جان کی حفاظت کرنا ہے

پھر یہ [illegible] کر دیا کہ اگر تم نے ان وارڈ مریض رکھنے ہیں تو اگر بیس مریضوں کی گنجائش ہے یا بیس چارپائیاں ہیں تو بیس نرسیں رکھو خواہ کسی وقت وہاں بارہ مریض ہی کیوں نہ ہوں۔ حالانکہ یہ معیار تو امریکہ میں بھی نہیں ہے۔ چنانچہ کہہ دیا کہ فی مریض ایک نرس رکھو تب تمہیں اجازت دی جائے گی۔ مگر انہوں نے یہ اعتراض کرتے ہوئے یہ نہ سوچا کہ ان کے اپنے بڑے بڑے ہسپتالوں میں تو ایک وقت میں تین تین چار چار نرسیں ہی کام کر رہی ہوتی ہیں اور ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہو کہ فی مریض ایک نرس رکھو۔ لیکن میں نے

اپنے دوستوں سے کہا

ٹھیک ہے

ان سے جنگ ہے چلنے دو

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا

ہم نے جس سہارے کو پکڑا اور جس سہارے پر ہمارا توکل ہے وہ صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ ہم تو ایک ادنےٰ خادم ہیں۔ ہم تو خدا کے بڑے نکمے مزدور ہیں وہ پہلے بھی فضل فرماتا اور ہم نالائقوں سے کام لیتا رہا ہے اب بھی فضل فرمائے گا۔ تاہم اپنی طرف سے بھی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ روحانی ہتھیاروں سے

ساری دنیا کا مقابلہ

کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ دوست اس بات کو کبھی نہ بھولا کریں کہ ہمارے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہے یعنی ساری دنیا میں غلبۂ اسلام۔ اس مقصد کے حصول میں ساری توجہ مرکوز رکھنی چاہیئے اور ذرا ذرا سی بات پر آپس میں نہیں اُلجھنا چاہیئے۔ کیونکہ میدان کارزار میں تو ہر قسم کے الجھاؤ اور پریشانیوں کے باوجود جذبۂ اخوت قائم رہتا ہے۔ ہم دعا کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ، خدا اور اس کے رسول صلعم کے دشمن کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اس لئے ہم اس گھمسان کی جنگ میں ادھر اُدھر کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ بہرحال قرآن کریم کے دلائل کے ذریعہ روحانی جنگ کی تیاری کیلئے تربیت حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کو سننے کیلئے اور اس کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کیلئے ہم سب جلسہ سالانہ پر جمع ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ ہم سب کو اہل ربوہ کو بھی اور باہر سے آنے والے بھائیوں کو بھی ہر قسم کے دکھ اور پریشانی اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی برکتوں رحمتوں اور فضلوں کا وارث بننے کے سامان عطا فرمائے آج یکم دسمبر ہے یہ مہینہ چونکہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے خصوصی دعاؤں کا مہینہ ہے اسلئے میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ دوست خاص طور پر دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے جملہ برکات کا حقدار ٹھہرائے۔

ہمارا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے

ہمارا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے بجٹ کے مطابق چندہ جات کی رقوم سو فیصد وصول کر کے مرکز میں ارسال کر دی ہیں۔ اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں جو اپنے بجٹ کے مطابق سو فیصد ادائیگی کی جدوجہد کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور عہدیداران کو اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ چند جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے بہت کم چندہ آیا ہے ان سے درخواست ہے کہ پوری کوشش کر کے اپنا بجٹ پورا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔

وہ جماعتیں جنہوں نے اپنا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے نظارت ہذا ان کا شکریہ ادا کرتی ہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست انشاء اللہ ماہ مئی میں بدر میں شائع کر دی جائے گی

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا۔ خاکسار کا فرزند عزیزم شیخ حلیم الدین بی اے آنرز کے امتحان میں امسال شریک ہو رہا ہے۔ عزیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عزیز الدین احمد آف کیرنگ صالی کٹک اڑیسہ

قسط ۴

"دورِ جدید کا چیلنج اور اسلام یعنی احمدیت"

مدیرانِ الجمعیۃ دہلی سے خطاب

چودہ سو سال میں اُمّتِ محمدیہ میں اس کی نظیر پیش کریں

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر اصلاح و ارشاد و تصنیف۔ قادیان

(۳) موازنہ مذاہب عالم کیلئے دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں جو جلسہ اعظم ہوا۔ اس میں حضور کا جو مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھا گیا اس کے لئے حضور نے بذریعہ اشتہار قبل از وقت اعلان فرما دیا تھا اور پیشگوئی کر دی تھی کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور یہ قرآنی طاقتوں کا جلوہ دکھائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ پانچوں سوالات مجوزہ کے مکمل اور صحیح جوابات سوائے حضرت اقدسؑ کے کسی اور نے پیش نہ کئے۔ نہ مسلمانوں نے قرآن شریف سے اور نہ غیر مسلموں نے اپنی الہامی کتب سے۔ آپؑ نے اس میدان میں سب کی کمریں اور گردنیں توڑ کر رکھ دیں۔ اور قرآنی پیشگوئی اسلام کے سب ادیان پر غلبہ کی یعنی هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ پوری کر دکھائی۔ اور دنیا کی عقلیں حیران کر دیں۔

اس مضمون پر آراء

(۱) اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کی رائے اس مضمون کے متعلق ملاحظہ فرمائیں :۔

"اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو اسلام کی حمایت اور حفاظت کے کامل ماہر ہیں۔ اس لیکچر کے سننے کے واسطے دور و نزدیک سے لوگوں کا ایک ہجوم غفیر ہو رہا تھا۔ اور چونکہ مرزا صاحب خود تشریف نہیں لا سکتے تھے اس لئے یہ لیکچر ان کے ایک لائق شاگرد منشی عبد الکریم فصیح سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔ ۲۷ تاریخ کو یہ لیکچر ساڑھے تین گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اور عوام الناس نے نہایت ہی جوش اور توجہ سے اس کو سنا لیکن ابھی صرف ایک سوال ختم ہوا مولوی عبد الکریم نے وعدہ کیا کہ اگر وقت ملا تو باقی کا بھی سناؤں گا۔ اس لئے اگزیکٹو کمیٹی اور پریذیڈنٹ نے یہ تجویز کر لی ہے کہ ۲۹ تاریخ کا دن بڑھا دیا جائے۔"

چنانچہ ایک دن اس کے لئے بڑھایا گیا اور مضمون پورا سنایا گیا۔ بیسیوں اخبارات و رسائل نے اس پر شاندار تعریفی تبصرے و ریویو شائع کئے اور غیر مسلموں نے بھی باقی مضامین کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا۔

خلاصہ ریمارکس از رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب متعلقہ مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی

لکھا ہے :۔

"پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کو نہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجنے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا عمائد پنجاب۔ علماء فضلاء بیرسٹر وکیل پروفیسر اکسٹرا اسسٹنٹ ڈاکٹر غرض اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر چار پانچ گھنٹے اسی وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنا پڑا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرین جلسہ کو اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جاوے ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ جب وقت کے گزرنے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دیا حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مضمون شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی اور مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا" (رپورٹ صفحہ ۷۹)

پھر لکھا ہے :۔

"عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کل کی عالمانہ تقریر سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو خوش نہ ہوا ہو۔ بعد اس نے پسند نہ کی ہو۔"

(رپورٹ صفحہ ۱۵۱)

پھر لکھا ہے :۔

"اگرچہ اس مضمون کے ختم ہونے ہونے شام کا وقت آ گیا لیکن یہ ابھی پہلے سوال کا جواب تھا اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثناء اعداء دیگر ایسی دلچسپی ہو گئی کہ عام طور سے اگزیکٹو کمیٹی سے استدعا کی گئی کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کے لئے انتظام کرے"

(رپورٹ صفحہ ۱۴۱)

یہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے جدید لٹریچر میں سے تین کتب بطور نمونہ پیش کر کے ان کے متعلق اغیار کی آراء و تاثرات دی گئی ہیں۔ اب ایڈیٹر صاحبان الجمعیۃ دہلی سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ چودہ سو سال کے عرصہ میں امتِ محمدیہ میں ان کی کوئی مثال پیش فرما دیں تو ہم جانیں وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا وہ ہرگز ایسی ایک بھی مثال پیش نہیں کر سکتے کہ کسی نے مخالفینِ اسلام کو اس طرح چیلنج کیا ہو۔ اور ان کو میدانِ موازنہ مذاہب میں پیشگوئی کر کے ایسی شکست فاش دی ہو کہ اغیار نے بھی برملا اس کا اعتراف و اقرار کیا ہو۔

۴۔ چوتھی چیز ہم نے جماعتی معاشرہ کو بطور عملی نمونہ اسلام کی طرف سے پیش کیا تھا۔ سو اس کے متعلق بھی ہم اغیار کی بہت سی آراء پیش کر سکتے ہیں مگر ہم اختصار کی خاطر ڈاکٹر سر اقبال کی رائے ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے معاشرہ کو ٹھوس اسلامی سیرت کا حقیقی کامل اور بے نظیر نمونہ بتلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت پیش نظر رکھیں پنجاب میں ایسی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے

جسے قادیانی فرقہ کہتے ہیں"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح ثانی علیہ السلام اسلام کی نشاۃ ثانیہ بن کر آئے جنہوں نے سب اہل مذاہب اور سب تہذیبوں کے علمبرداروں۔ مادہ پرستوں۔ دہریوں، نیچریوں اور علوم جدیدہ کے دعویداروں پر چیلنج کر کے فتح حاصل کی اور آپ کے سب مخالف مغلوب ہو گئے۔ یہ امر جہاں آپؑ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ وہاں صداقتِ اسلام کے لئے بھی ایک برہان ہے۔

ہر وہ شخص جو محققِ بالطبع ہو کر آپؑ کے لٹریچر اور علم کلام کا مطالعہ کرے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپ نے اسلام کی طرف سے دفاع کا ایسا حق ادا کیا کہ علوم جدیدہ کے علمبردار ساکت و صامت رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپؑ کی جماعت قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؑ کے عطا کردہ ہتھیاروں ۔ روحانی ہتھیاروں سے لیس ہے۔ اور دورِ جدید کے ہر چیلنج کا جواب دینے کے لئے ہر وقت کمربستہ ہے۔

(باقی)

ایک قابلِ تقلید نمونہ

ہماری قادیان کی ایک حماری بہن محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ :۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے وعدہ جات کو دوگنا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے بھی اپنا وعدہ دوگنا کر دیا تھا مگر دوسرے سال مالی مجبوری کی وجہ سے میں نے اپنا وعدہ نصف کر دیا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ میں اس سنہ سے کہ جس سال (سنہ ۶۶ تا سال ۷۳ء) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے وعدہ جات دوگنے کئے تھے میں بقایا ادا کر دوں۔ اس لئے براہ کرم آپ میرا وقفِ جدید کا حساب جب سے حضور نے دوگنا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے بھجوا دیں تا میں بقایا ادا کر کے اپنی دلی خواہش کو پورا کر سکوں"

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے اخلاص اور جذبہ قربانی میں برکت ڈالے۔ وقفِ جدید کے وعدہ جات میں جن دوستوں نے اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے گزشتہ سالوں میں کمی کر دی تھی ان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے بموجب کہ

"ہر انسان خرچ کرنے کے بعد یعنی جو کچھ ہے پورے کا پورا خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے بعد خدا سے کہتا ہے... کہ تیرے قرب کے مقامات کی انتہا نہیں آگے بڑھنے کے لئے میرے رب! مجھے اور دے"

اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

رسالہ "راہِ امن" مدراس کے ذریعہ جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے نام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا

ایمان افروز پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ... سے گئے ... ت احمدیہ کے تامل ماہنامہ "راہِ امن" کے سالنامہ (اپریل ۱۹۷۳ء) کے لئے ایک پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی گئی تھی۔ اسے قبول فرماتے ہوئے حضور انور نے احمدی احباب جنوبی ہند کے لئے ازراہ شفقت جو پیغام ارسال فرمایا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے بھائیو! اور بہنو!

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

انسان نہایت عاجز ہے۔ بے بس و بے کس، کمزور و ناتواں۔ اسے ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت اور اس کے فضل کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا ہمارے ذمہ ایک عظیم کام ہے۔ ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں نیک تبدیلی اور پاک تغیر پیدا کرکے انہیں خدائے واحد کے سامنے جھکانا اور ان کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرکے اسلام کے رنگ میں رنگین کرنا۔ کام بے حد مشکل ہے ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا۔؟ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال نہ ہو۔ پس اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی طرف سے انتہائی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ محض اپنے فضل سے دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دے روحانی انقلاب! جس سے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جائے اور خدا کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جائے۔ ہر وقت اس سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔" (ملفوظات)

مرزا ناصر احمد

ہجری شمسی ۱۳۵۲ / عیسوی ۱۹۷۳ — ۳ — ۱۲

علاقہ کیرالہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس رکن وفد

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق محترم مولانا شریف احمد امینی اور خاکسار نے محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کے ہمراہ جن جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا ہے اس دورہ کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۶ مارچ کو مکرم مولانا امینی صاحب براستہ منگلور پینگاڑی پہنچے خطبہ جمعہ میں مختلف تربیتی امور پر احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم ایم ابراہیم صاحب صدر جماعت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ اس کو مخاطب کرتے ہوئے مکرم مولانا امینی صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ مولوی محمد ابو الوفا صاحب ملیالم میں ساتھ کے ساتھ سناتے رہے۔

دوسرے دن رات کو مسجد احمدیہ کے صحن میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ شہر میں اشتہارات تقسیم کئے گئے جن کا عنوان تھا

"۹۰ سال انتظار گاہ میں"

یعنی عامۃ المسلمین بد قسمتی سے مسیح موعود اور مہدی کے ظہور کے لئے آسمان سے مسیح ناصری کا انتظار کر رہے ہیں حالانکہ دراصل مسیح ناصری نے نہیں بلکہ مسیح محمدی نے آنا تھا جو آ چکا ہے اس جلسہ کو محترم مولانا امینی صاحب اور مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے خطاب کیا۔ یہاں سے جماعت احمدیہ کوڈالی ہوتے ہوئے ہمارا وفد ۱۹ مارچ کو مرکرہ پہنچا۔ جہاں ۲۱ تا ۲۴ مارچ وسیع پیمانہ پر تبلیغی نمائش اور ۲۴-۲۵ کو آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ اس کانفرنس کی رپورٹ الگ شائع ہو چکی ہے

مورخہ ۲۵ مارچ کو جناب جنرل کری آپا صاحب سابق کمانڈر ان چیف افواج ہند نے مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی اور مبلغین کو چائے پر مدعو کیا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر صبح ۹ سے ۱۰ بجے تک قادیان کے موجودہ حالات اور اسلام اور احمدیت کی خصوصیات پر گفتگو ہوتی رہی۔ عزت مآب جنرل کی خدمت میں "لائف آف محمدؐ" (انگریزی) اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" (انگریزی) کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول فرمایا

۲۶ مارچ کو بوقت شام مسٹر گنیش صاحب کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ مرکرہ کانفرنس کے موقع پر آپ نے ہماری جماعت سے بہت قابلِ قدر تعاون فرمایا اور اپنی عظیم عمارت بلا معاوضہ دس روز کیلئے جماعت کو دی جہاں ہم اپنے مہمانوں کے قیام کے لئے بہت عمدہ انتظام کر سکے۔ مسٹر گنیش صاحب نے بتایا کہ ان کا لڑکا گزشتہ ۲ سال سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے انہوں نے دعا کی درخواست کی۔ احباب کرام اس بچے کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

۲۷ مارچ کو ہمارا وفد موگرال کے لئے روانہ ہوا موگرال سے دو میل کے فاصلہ پر کمبلہ کے بازار میں جلسہ عام کا انعقاد ہوا جس کی صدارت مکرم جناب صدیق امیر علی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے انگریزی میں اور محترم مولانا امینی صاحب نے اردو میں اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ملیالم میں تقریریں کیں۔

دوسرے روز وفد منجیشور کے لئے روانہ ہوا جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم عبد الرشید صاحب کی قیامگاہ "رشیدہ ولا" کے سامنے باغیچہ میں جلسہ کا انتظام تھا جو زیر صدارت مکرم صدیق امیر علی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب۔ مکرم مولانا امینی صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب نے تقاریر کیں

مورخہ ۲۹ مارچ کو کوڈالی میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد ۳۰ کو ہمارا وفد کینا نور پہنچا۔ مکرم مولانا امینی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کینانور میں مکرم مولانا امینی صاحب نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ دوسرے روز مسجد کی گراؤنڈ میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی صدارت میں مکرم مولانا امینی صاحب۔ مکرم حافظ صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شریک تھے۔ اور برعایت پردہ جماعت کی خواتین نے بھی شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاقہ مالابار کے یہ تمام جلسے موثر اور کامیاب رہے۔ غیر احمدی احباب پر بھی اچھا اثر ہوا اور احمدیوں کے اندر بھی بیداری اور جوش پیدا ہوا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی سربلندی کا دن جلد آئے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ساجدہ بیگم کے بطن سے مجھے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے طیبہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔ ولادت ۸ ؍ ... کو ہوئی تھی۔ احباب بچی کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کرکے ممنون فرمادیں

خاکسار یوسف احمد الہ دین سکندر آباد دکن

بدعات اور بد رسوم کے خلاف جہاد

نظارت اصلاح وارشاد ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بد رسوم اور بدعات کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں ... توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور ہر بد رسم شرک کی ایک راہ ہے۔ اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے۔ وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بد رسوم کو مٹا نہ دے۔ .... میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پروا نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا۔ جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کبھی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ر جون ۱۹۶۷ء)

رسومات و بدعات کی نشاندہی

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد بعض غیر اسلامی رسوم اور بدعات کی نشاندہی کرتی ہے اور توقع رکھتی ہے کہ احباب جماعت اپنے معاشرہ کو ان سے کلیۃً پاک رکھنے کی پوری جد وجہد کریں گے۔ امراء جماعت و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امر کی نگرانی کریں۔ احباب جماعت ان بد رسوم اور بدعات کے مرتکب کسی صورت میں بھی نہ ہونے پائیں۔

بدعت کی تعریف

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"بدعت وہ ہے جسے لوگ شرعی حکم نہ ہونے کے باوجود پابندی سے اختیار کریں اور وہ اسلام سے ثابت نہ ہو۔ لیکن لوگوں کے کہنے پر اسے ضروری سمجھا جائے یہ نمائش ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ اکثر اسراف میں داخل ہے۔"

(الفضل ۱۸ر اپریل ۱۹۳۰ء)

بچہ کی پیدائش سے متعلق رسوم

بچہ کی پیدائش پر خوشی ایک فطرتی جذبہ ہے۔ اس موقع پر مسنون طریق یہ ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے یعنی بال منڈوائے جائیں۔ توفیق ہو تو بکرا ذبح کیا جائے۔ لڑکے کی صورت میں دو اور لڑکی کی صورت میں ایک۔ لڑکا ہو تو ختنہ بھی ساتھ ہی کر دینا مناسب ہے۔ ان کے علاوہ اس موقع پر ڈھول ڈھمکا اور گانا بجانا جائز نہیں ہے۔

مشرکانہ نام سے اجتناب

بچے کا پاکیزہ اور بامعنی نام رکھنا چاہیئے! ایسا نام رکھنا درست نہیں جس میں شرک کی ملونی ہو

سر پر بودی رکھنا

بعض لوگ کسی بزرگ کے نام پر بچوں کے ناک کان چھدوانے اور بالی اور بلاق پہنانے ہیں۔ پاؤں میں گھنگرو یا گلے میں ناڑو وغیرہ ڈالتے ہیں۔ یہ سب لغو اور غیر اسلامی رسوم ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ منت کے طور پر سر پر بودی رکھتے ہیں۔ اس بارہ میں استفسار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ناجائز ہے۔ ایسا نہیں چاہیئے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱۶)

سالگرہ منانا

بچوں کی تاریخ پیدائش پر ہر سال سالگرہ منانے کی رسم بھی عام ہوتی جا رہی ہے۔ یہ رسم مغرب کی تقلید کا نتیجہ ہے۔ اسلامی شریعت میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی۔ اس موقع پر بیجا اسراف ہوتا ہے۔ دعوتیں ہوتی ہیں اور تحائف دیئے جاتے ہیں جو نمائش کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس بدعت سے اجتناب ہونا چاہیئے

متبنّیٰ بنانا

بعض لوگ جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی وہ کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں اور جو بیٹوں کی طرح ان کی جائداد کا وارث ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں فرمایا:۔

"یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۰)

شادی بیاہ سے متعلق رسوم

غیر قوم میں رشتہ ناطہ

بعض لوگ دوسری قوم میں ناطہ کرنا معیوب سمجھتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم میں لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۶)

غیر کفو میں نکاح

ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں ہے کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں ہرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں لڑکی دیوے، جائز نہیں ہے"

(بدر ۱۱ر اپریل ۱۹۰۷ء)

بدلہ کا رشتہ

بدلہ کی شادی کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"اسلام نے اس قسم کی شادی کو ناجائز کیا ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی دوسرے شخص کے لڑکے کو اس شرط دے کہ اس کے بدلہ میں وہ بھی اپنی لڑکی اس کے لڑکے کو دے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اگر طرفین کے فیصلے الگ الگ اوقات میں ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کو لڑکی دینے کی شرط پر نہ ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں"

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۱۸ء)

سیّدزادی سے نکاح

ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش کیا کہ غیر سیّد کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیّدزادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اور اس لحاظ سے سیّدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ و طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے"

(بدر ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء)

نمائشی مہر

بعض لوگ جھوٹے وقار اور نمود ونمائش کی خاطر بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے

واپس لینا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک وقت سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے۔ لیکن ادا ضرور کرے۔

(الفضل ۵ جنوری ۱۹۱ء)

حق مہر کی مقدار

حق مہر کی مقدار کی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نکاح آرام، راحت، سکینت اور تقویٰ اللہ کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے مگر آجکل مسلمانوں نے رسومات اور بدعات سے اسے دُکھ کا موجب بنا رکھا ہے۔ بڑے بڑے امراء ۳۲ روپے مہر مقرر کرتے ہیں۔ اور اس کا نام شرعی مہر رکھتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لئے غیر شرعی ہے۔ اور غرباء کئی کئی ہزار مہر مقرر کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لئے گناہ ہے"

(الفضل ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء)

مہر کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا مشورہ

فرماتے ہیں:۔

"میں نے مہر کا تعین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو۔ اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الوصیت کے قواعد میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے۔ گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے اسی بنا پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے خرچ کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایک شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۲۰ء)

بیوی سے مہر بخشوانا

ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضور ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی آپ نے فرمایا:۔

"یہ عورت کا حق ہے۔ اسے ملنا چاہیئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۹۱)

لڑکی والوں کی طرف سے زیور کا مطالبہ

اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنے میری سمجھ میں نہیں آتے۔ یہ خاوند کا کام ہے کہ اپنی بیوی کے لئے جو تحائف مناسب سمجھے لائے ..... وہ کیا تحفہ ہے جو مجبور کر کے اور یہ کہہ کر کہ اگر یہ چیزیں نہ دوگے تو لڑکی نہیں دی جائے گی، وصول کیا جائے تو یہ تحفہ نہیں بلکہ جرمانہ ہوگا۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء)

جہیز کا مطالبہ

آجکل یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ تعلیم یافتہ لڑکے بھاری جہیز کی خواہش کرتے ہیں اور لڑکی والوں سے موٹر، اسکوٹر اور اسی قسم کی قیمتی اشیاء کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ ناپسندیدہ اور غیر اسلامی طریق ہے۔ اور معاشرہ میں خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہو رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس رجحان کو ختم کیا جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ہندوؤں کے پاس رہنے سے مسلمانوں پر یہ اثر پڑا ہے کہ انہوں نے اپنی اسلامی سادگی جو نکاح میں تھی قربان کر دی نکاح کے لئے کسی روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مہر عورت کا حق ہے جو مرد کی حیثیت کے مطابق وہ بہرحال دیتا ہے۔ باقی جو سوال لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں سے ہوتا ہے کہ کیا زیور کپڑا دوگے اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے کہ کیا لڑکی کو دوگے بہت تباہی بخش اور ذلیل طریق ہے۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۱ء)

نیز فرمایا:۔

"جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اور اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں اگر اس کے والدین خوشی سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

جہیز کی نمائش

جہیز دکھانا بہت بُری رسم ہے اس کا دوسرا پہلو بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؓ فرماتے ہیں

"لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں کے جہیز وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ویسی ہی اشیاء لینا چاہتی ہیں۔ اور اس طرح کی نمائش گویا غرباء کو صدمہ پہنچانے والی چیزیں بن جاتی ہیں جو کچھ بھی دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۴)

پھر ایک اور موقع پر حضورؓ نے فرمایا:۔

"لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں۔ اس رسم کو چھوڑنا چاہیئے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں تو دوسرے پوچھتے ہیں جب دکھانے کی رسم بند ہوگی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔ ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہیئے کہ ہمارے دین پر ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا کیا اثر پڑے گا۔

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۱ء)

ناچ گانا، بینڈ باجے اور آتشبازی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈیوں بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع ہوتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۶)

ایک شادی کے موقع پر فلمی گانوں اور ناچ کی شکایت پا کر حضرت مصلح موعود نے احباب کو بلا کر فرمایا:۔

"اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شریک نہ ہوا کریں۔"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۲۶ء)

پاکیزہ اشعار

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"بیاہ شادی کے موقع پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔ پڑھنے والی ستاجرہ نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں"

نیز فرمایا:۔

"عورتوں کا عورتوں میں دف کے ساتھ پاکیزہ گانا بھی منع نہیں ہے"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۲۶ء)

مٹھائی تقسیم کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی اگر کوئی شخص نسبت اور ناطہ پر شکر وغیرہ اس لئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد اپنی شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوتے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۵۲)

مہندی کی رسم

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"شادی کے موقع پر مہندی اور اس کے ساتھ متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں۔ ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

سہرا باندھنا

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"یہ تو آدمی کو گھوڑا بنانے والی بات ہے"

"دراصل یہ رسم ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے"

نیز فرمایا:۔

"سہرے کا طریق بدعت ہے"

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۴۶ء)

رخصتانہ کا طریق

یہ پابندی کہ لڑکے والے لڑکی کے مکان پر جا کر ہی لڑکی کو لائیں ضروری نہیں ہے حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بات دونوں طرح ثابت ہے۔ لڑکے والے بھی جا کر لڑکی کو لے آتے ہیں اور ایسا بھی ثابت ہے کہ خود لڑکی والے لڑکے کے گھر لڑکی پہنچا دیتے ہیں۔ بلکہ میرا مطالعہ تو یہ ہے کہ کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں کہ خود لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر لڑکی کو لے آئے"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

(باقی)

درخواست دعا:۔ مکرم شیخ محمد یونس صاحب بھدرک کی اہلیہ صاحبہ اور بڑا بیٹا عزیز عبد الباسط صاحب بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

مرزا وسیم احمد قادیان

روئداد پچاسواں سالانہ جلسہ بنگلہ دیش انجمن احمدیہ ڈھاکہ

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل و احسان کے تحت جماعت ہائے احمدیہ "بنگلہ دیش" کا پچاسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۶-۷-۸ شہادت ۱۳۵۲ہش مطابق ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار دار التبلیغ ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس سہ روزہ جلسے کے کل چار اجلاس ہوئے علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس انصار اللہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کے بھی الگ الگ اجلاس کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے جن میں محترم امیر صاحب اور مربیانِ سلسلہ اور عہدیداروں نے مختلف مضامین پر تقاریر فرمائیں۔

بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۶ اپریل ۷۳ء بعد ادائیگی نماز جمعہ محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوتِ قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم جناب امیر صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس کے شروع میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا السلام علیکم کا تحفہ اور دعائیہ پیغام تمام حاضرین جلسہ کو پہنچایا۔

اس کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا پیغام "بنگلہ دیش" کے احمدی بھائیوں کے نام پڑھ کر سُنایا گیا جس میں انہوں نے احبابِ جماعت کو ضروری فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے اور سلسلہ کی ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ پروگرام کے مطابق سہ روزہ اجلاسوں میں حسب ذیل مضامین پر علی الترتیب حسب ذیل دوستوں نے تقاریر فرمائیں۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہر اجلاس تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوا۔ شروع اور بیچ بیچ میں دُرِّثمین اور کلام محمودؓ سے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں بھی سُنائی جاتی رہیں۔

اجلاس اوّل

(۱) حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت۔ تقریر الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری۔ (۲) قرآن کریم کے فضائل۔ تقریر مولانا احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ (۳) اسلام کا اقتصادی نظام۔ تقریر بی۔ اے۔ ایم عبد الستار صاحب بی اے ایل ایل بی۔ (۴) جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغِ اسلام۔ تقریر جناب مقبول احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ۔

اجلاس دوم

بصدارت جناب مقبول احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ

مورخہ ۷ اپریل ۷۳ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر۔

تقاریر:- (۵) عالمگیر عذاب اور نجات کی راہ محترم جناب عبد الجبار صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ (۶) وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام۔ جناب خوندکار صلاح الدین صاحب بی اے۔ (۷) سائنس اور اسلام جناب مولوی مصطفےٰ علی صاحب بی ایس پی جی ڈھاکہ۔ (۸) اسلام اور امن عالم۔ جناب خلیل الرحمٰن صاحب ایم ایس سی۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش۔ (۹)۔ قیامت اور حیات اخروی۔ جناب محترم مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ۔

اجلاس سوم

زیر صدارت جناب مولوی بدر الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مورخہ ۸ اپریل ۷۳ء صبح آٹھ بجے تا ۱۱ بجے۔

تقاریر:- (۱۰) تربیت اولاد۔ مولوی شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء۔ (۱۱) تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی اہمیت۔ جناب شہید الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری ڈھاکہ انجمن احمدیہ۔ (۱۲) مالی قربانی اور ایمان۔ جناب محمد مطیع الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال ڈھاکہ۔ (۱۳) اہمیتِ دُعا۔ جناب مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ (۱۴) نظام کی اہمیت۔ جناب ڈاکٹر عبد الصمد خان صاحب نائب امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ۔ (۱۵) تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ جناب مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش، انجمن احمدیہ۔

اجلاس چہارم

زیر صدارت جناب مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ

مورخہ ۸ اپریل ۷۳ء بعد ظہر ۳ بجے تا ۶ بجے شام۔

تقادیر:- (۱۶) موعود اقوام عالم اور امام مہدی علیہ السلام کی بعثت۔ جناب الحاج احمد توفیق چوہدری صاحب۔ (۱۷) ہستی باری تعالیٰ کے دلائل۔ جناب پروفیسر شاہ مستغیث الرحمٰن صاحب ایم اے۔ (۱۸) ختمِ نبوت کی حقیقت۔ جناب محترم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ (۱۹) نظامِ خلافت۔ جناب مولوی بدر الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ۔

آخر میں جناب امیر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی جس میں خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹۶۸ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر افتتاحی تقریر میں بیان فرمودہ دُعائیہ الفاظ بھی پڑھ کر سُنائے جس کا حاضرین مجلس پر خاص اثر ہوا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس میں کی گئیں تمام تقاریر اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول و مؤثر ثابت ہوئیں۔

اس کانفرنس کے پہلے روز کے اجلاس میں تقریباً اڑھائی ہزار افراد کی حاضری تھی۔ دوسرے روز کے اجلاس میں تقریباً تین ہزار افراد کی حاضری تھی۔ اور آخری روز ساڑھے تین ہزار کے قریب حاضری تھی۔

قبولِ احمدیّت

اس کانفرنس کے موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل سے بارہ ۱۲ افراد بیعت کر کے داخلِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے جن میں سے ایک تعلیم یافتہ نومسلم اور تین مستورات بھی شامل ہیں۔

جماعتی اجتماعات

اس کے علاوہ تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان، سیکرٹریان اور مربیانِ سلسلہ اور معلّمین کا خاص اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں محترم امیر صاحب نے خاص طور پر خطاب فرمایا۔ اور دوستوں کو وقفِ عارضی کے سلسلہ میں فی الحال کم از کم پانچ سو افراد کے نام پیش کرنے کی تحریک فرمائی جس پر بفضلہ تعالیٰ عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ اجلاسِ عام میں بھی اس کی تحریک فرمائی تھی۔ علاوہ ازیں مربیان و معلّمین کا ایک الگ اجلاس بھی ہوا جس میں سب کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ اور پھر امیر صاحب نے ضروری ہدایات دیں۔

ذاتی پریس (چھاپہ خانہ)

محترم امیر صاحب نے جماعت کے لئے ایک ذاتی پریس (چھاپہ خانہ) خریدنے کی تحریک بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین کے سامنے پیش فرمائی جس میں دوستوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ایک کثیر رقم نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے اس جلسہ میں دیناج پور سے لے کر چاٹگانگ اور سندربن تک تمام اضلاع و اطرافِ ملک سے احبابِ جماعت شریک ہوئے۔ اُن کے ساتھ بہت سے غیر احمدی احباب بھی تھے۔ مستورات جو باہر سے کثیر تعداد میں آئی تھیں اُن کے لئے بھی قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ مستورات کا جو اجلاس ہوا اس میں کافی تعداد میں غیر احمدی معزز مہمان بھی شریک ہوئیں۔ اس اجلاس میں محترم امیر صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ اور مستورات کو ان کی ذمہ داریوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

تبلیغی و تاریخی نمائش

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک خوشنما نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں سلسلہ کی کتب مختلف زبانوں میں تراجم۔ قرآن مجید کے تراجم۔ اخبارات و رسائل جو مختلف زبانوں پر مشتمل تھے، رکھے گئے تھے۔ علاوہ ازیں احمدیت کی عالمگیر تبلیغی و تاریخی تصاویر وغیرہ بھی قرینہ کے ساتھ آویزاں کی گئی تھیں۔ حاضرینِ جلسہ اور باہر سے آنے والے زائرین نے بھی اس نمائش کو دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور اس سے فائدہ اُٹھایا۔

نمازِ تہجد باجماعت کا انتظام

جلسہ کے دَوران ہر شب کو مسجد میں باجماعت نمازِ تہجد کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اور مربیانِ سلسلہ باری باری نمازِ تہجد پڑھاتے رہے اور بعد نمازِ فجر باقاعدہ قرآنِ مجید کا درس بھی دیا جاتا رہا۔

مقامی پریس میں احمدیت کا ذکر

ملک کے ممتاز اشخاص کو بذریعہ چھپے ہوئے دعوت ناموں کے وسیع پیمانہ پر جلسے میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ہمارے سالانہ جلسے کے متعلق خبریں تینوں روز مقامی روزناموں میں نمایاں طور پر چھپتی رہیں۔ ایک اخبار نے جلسہ کی نمایاں تصویر کے ساتھ ہمارے جلسہ کی رپورٹ بھی شائع کی ہے۔ ان اخبارات کے تراشے بغرضِ ملاحظہ ارسال کئے جاتے ہیں۔

غرض بفضلہ تعالیٰ ہمارا یہ جلسہ اوّل تا آخر نہایت ہی امن و سکون اور اطمینان کی فضا میں منعقد ہوا۔ اور اپنوں اور غیروں پر اس کا نہایت ہی اچھا اثر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار: محمد
امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ ڈھاکہ

درخواست ہائے دُعا

★ــــ برادرم محمد اقبال صاحب ملک اور خواجہ عبد الحق صاحب فانیؔ بھدرواہ (کشمیر) امسال امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

★ــــ میرا بھانجہ عزیزم طارق احمد سلمہ اللہ تعالیٰ M.B.B.S. کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک۔

★ــــ مکرم محمد عبد الواسع صاحب آف کرنول اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی صحت کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں!

ربوہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۳ اپریل کو حضرت میر صاحب کی طبیعت کافی ناساز رہی۔ دل پر گہرا اثر تھا اور سانس کی تکلیف بھی تھی۔ ۴ اپریل کی شام کو طبیعت نسبتاً بہتر تھی۔ ڈاکٹری مشورہ سے ان کو ہسپتال سے راولپنڈی صدر لایا گیا۔ دو روز نسبتاً آرام سے گزرے مگر ۵/۶ کی درمیانی رات کو دل کی کمزوری کا دورہ پڑا۔ ٹیکے لگانے سے سانس نسبتاً بہتر ہوگیا۔ مگر نیند بے چینی سے آئی۔ ڈاکٹروں نے اب ایک نئی دوا شروع کی ہے۔ گردوں کی تکلیف کے ساتھ دل کی کمزوری کی وجہ سے تشویش ہے۔

مورخہ ۱۲ اپریل بروز جمعرات انہیں بذریعہ ایمبولنس ربوہ لایا گیا۔ ربوہ پہنچنے کے دوسرے دن، رات سے دوبارہ دل کی تکلیف شروع ہوگئی۔ اور بار بار ایسی تکلیف ہوتی رہتی ہے — E.C.G. کی رپورٹ کے مطابق دل کچھ بڑھ گیا ہے۔ نیز اُن کے Left Ventricle میں رکاوٹ شروع ہو گئی جس کی وجہ سے سانس رک رک کر اور ہانپ ہانپ کر آنے لگا۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور صحت فکر مندی والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت میر صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ آپ کا وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد معجزانہ طور پر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

اِس سال صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جماعت کے مخلصین کو تحریک کرکے اندرونِ ہند مساجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے ایک فنڈ جمع کیا جائے۔ تاکہ وہ غریب جماعتیں جو خود مسجدیں تعمیر نہیں کر سکتیں۔ یا جہاں نئی جماعتیں قائم ہوتی ہیں اور وہاں فوری طور پر مساجد کی ضرورت ہوتی ہے وہاں حسب حالات مساجد کا انتظام کیا جا سکے۔ نظارت ہذا کی طرف سے بعض مستطیع احباب کی خدمت میں تحریک بھجوائی گئی تھی۔ اب تک مندرجہ ذیل مخلصین نے اس فنڈ میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔

۱۔ مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب گکوب کلکتہ ... — ۴۰۰ روپے
۲۔ مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب شاہجہانپور ... — ۱۰۰ ″
۳۔ مکرم سید فضل احمد صاحب ڈی آئی جی مونٹ آبو ... — ۱۰۰ ″

وہ مخلصینِ جماعت جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت بخشی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ حسبِ توفیق اس مبارک فنڈ میں حصہ لیں۔ ایسی رقوم

"تعمیر مساجد اندرون ہند"

کی مد میں مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض!

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کرکے ممنون فرمائیں۔ مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر یہ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

موصی حضرات کی خدمت میں ضروری گذارش

حصہ آمد کے موصی احباب وخواتین کے بجٹ ۷۳-۱۹۷۲ء (از یکم مئی ۱۹۷۲ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء) کی سالانہ آمدن معلوم کرنے کے لئے "فارم اصل آمد" موصیان کو بھجوا دئے گئے ہیں۔ جماعتوں سے وابستہ موصیان کے فارم سیکرٹریانِ مال کو بھجوائے گئے ہیں۔ اور افراد کو براہِ راست بھجوائے گئے ہیں۔ تمام موصی خواتین واحباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سیکرٹریانِ مال کے توسط سے اور افراد براہِ راست سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو واپس ارسال فرماویں۔ تاکہ سالانہ حسابات مکمل کئے جا سکیں۔ تاخیر سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس آنے کی وجہ سے حسابات نامکمل پڑے رہتے ہیں۔ اور موصیان کو سالانہ حسابات بھجوانے میں دیر ہوتی ہے۔

لہٰذا جلد از جلد فارم اصل آمد پُر کرکے واپس ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ وناصر رہے آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کھادم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA—12.

ہر قسم کے پرزے

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ —— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز 23-1652 23-5222

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عزیزہ صادقہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو ۲۶ مارچ ۱۹۷۳ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نام محمود احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود عزیزم شمیم الہدیٰ سلمہٗ اللہ تعالیٰ کلکتہ کا بیٹا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک وصالح بنائے، اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: [illegible] احمد امینی
مبلغ سلسلہ احمدیہ [illegible]